# مکاتب کی اہمیت اور ضرورت (خطبہ نوٹس)

27 ربیع الآخر 1443ھ بمطابق 3 دسمبر 2021ء—جمعہ خطبہ مسجد ایک خانہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ (٦) اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان ہیں اور پتھر جس پر سخت دل مضبوط فرشتے مقرر ہیں جنہیں جو حکم اللہ تعالیٰ دیتا ہے اس کی نافرمانی نہیں کرتے بلکہ جو حکم دیا جائے بجالاتے ہیں۔ (التحریم: 6)

**مکتب:** وہ درسگاہ جہاں بچوں کی ابتدائی تعلیم و تربیت کا بندوبست اور نظم ہوتا ہے۔

مکتب بچوں کی تعلیم و تربیت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے، یہ مکاتب دراصل دین کی بقا اور ایمان و اسلام کے تحفظ کے مراکز ہیں۔ ماں کی گود کے بعد یہ دوسرا مدرسہ اور درسگاہ ہے۔ جہاں قوم کے رجال کار اور ملت کے معمار نشو نما پاتے ہیں۔

## مکتب کی اہمیت و ضرورت کے چند پہلو:

1. **فرض عین علم یہاں پر بچوں کو فراہم کیا جاتا ہے۔** اسی لیے کہا گیا کہ مکتب کے مرحلہ کی تعلیم فرض عین ہے۔ یعنی علم کی وہ مقدار بچوں کو دی جاتی ہے جس کا ہونا ہر مسلمان کے لیے واجب اور ضروری ہے جس کے بغیر ایک مسلمان اچھا مسلمان نہیں بن سکتا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:" طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ،." انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”علم دین حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔(ابن ماجہ 224)

قرآن کی تلاوت، صحیح اسلامی عقیدہ، ارکان اسلام و ایمان، آداب و اخلاق اور دعائیں یہ وہ بنیادی تعلیمات ہیں جو اس مکتب کے مرحلہ تعلیم میں پڑھائی جاتی ہے۔

اور ہم میں کا ہر شخص خود سے یہ محسوس کرتا ہے کہ آج بھی ہم جو دعائیں پڑھتے ہیں یا نماز ادا کرتے ہیں یہ اسی مکتب کے مرحلہ میں سیکھی اور یاد کی ہوئی ہیں۔

2. **ماں کی گود کے بعد مکتب ہی ایک بچہ کی دوسری درسگاہ ہوتی ہے۔**

یہ ماں کا اصل فریضہ ہے کہ وہ اپنے بچہ کو اسلام سے متعارف کروانے اور مسلمان کی شناخت بتلانے کے بعد زندگی گزارنے کے اہم اور بنیادی مقاصد سے روشناس کرائے۔ لیکن جب ہم معاشرہ پر نظر ڈالتے ہیں تو اکثر گھروں میں یہ ذمہ داری کما حقہ ادا نہیں ہو رہی ہے الا ماشاء اللہ۔ والدین کی اس ذمہ داری کو مکتب بحسن خوبی ادا کرنے کی دوسری جگہ ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان ہیں اور پتھر ۔ (التحریم آیت 6)

والدین اپنے بچوں کو جو سب سے خوبصورت اور بیش قیمت تحفہ دے سکتے ہیں وہ اسلامی آداب ہیں، اس سے بہتر تحفہ نہ کوئی ہے اور نہ کوئی ہو گا۔

دینی تعلیم کے تئیں والدین کو فکر مند ہونا چاہیے۔

## 3. اس مرحلہ کی تعلیم دراصل صحیح عمر میں صحیح بنیاد ڈالنا ہے۔

یہ عمر بچوں کے سیکھنے کی ہے۔ بچے صافی الذہن ہوتے ہیں، خالی ورق ہوتے ہیں جو چاہو آپ اس میں نقش و نگار بناتے چلے جاؤ۔

بچے کونلے پودے کے مانند ہے جہاں جی چاہا اسے موڑ دیا۔

ان کے دلوں میں اچھے اخلاق ڈالنا آسان ہے اور برائیوں کی نفرت پیدا کرنا بھی سہل ہوتا ہے بمقابل نوجوانوں کے کہ ان میں برائیاں گھر کر جاتی ہیں جن کی بیخ کنی بہت ہی مشکل امر ہے۔ سماج سدھار کے پلان اس عمر میں ہی انجام دینے چاہیے۔ توحید کی سمجھ آجائے تو پھر شرک کی گندگی سے بچہ ہمیشہ دور رہتا ہے۔ نبی کی محبت آجائے تو پھر بدعات وخرافات سے وہ بچا ہوا رہتا ہے۔ دین کی عظمت اور اخلاف وآداب کی اہمیت اگر سمجھ آجائے تو پھر بے دینی اور اخلاقی گراوٹ سے وہ بچ جاتا ہے۔ شخصیت کی تعمیر اور ارتقا کی صحیح بنیاد یہاں پر ڈالی جاتی ہے۔

مکتب کا سبق ذہن میں محفوظ ہے اب تک

مجھ پر نہیں ہوتا اثر اور کسی کا

وَلَـٰكِنَّ اللَّهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ ۚ أُولَـٰئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ (٧) لیکن اللہ تعالیٰ نے ایمان کو تمہارے لئے محبوب بنا دیا ہے اور اسے تمہارے دلوں میں زینت دے رکھی ہے اور کفر کو اور گناہ کو اور نافرمانی کو تمہارے نگاہوں میں ناپسندیدہ بنا دیا ہے، یہی لوگ راہ یافتہ ہیں۔ (الحجرات 7)

اس طرح کی بات ہوتی ہے اس عمر کے مرحلے میں تعلیم وتربیت سے آراستہ ہو جانا۔

## 4. کتاب وسنت سے تعلیم وتربیت کی مثالیں

- لقمان علیہ السلام کی نصیحت۔ (لقمان 13)
- نبی ﷺ کی ابن عباس رضی اللہ عنہما کو نصیحت۔ (ت 2516)
- عمرو بن سلمہ کو نبی ﷺ نے کیا سکھ دی۔ (خ 5376)
- حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو نبی نے حلال وحرام کا درس دیا۔ (خ 1491، م 1069) أَمَا شَعَرْتَ أَنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ".

الغرض یہ عمر نظرانداز کرنے کی نہیں بلکہ تربیت کرنے کی ہے۔

### 5. حالات حاضرہ کے پیش نظر نوجوان نسل کی تعلیم وتربیت کی ہمیں فکر لاحق ہونی چاہیے۔

- بداخلاقی کا ایک طوفان ہے،
- ارتداد کی لہر تیزی سے چل رہی ہے۔

ابراہیم علیہ السلام جس طرح آنے والی نسلوں کے فکر مند تھے۔ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِن ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۖ إِنَّكَ أَنتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ (١٢٨) اے ہمارے رب! ہمیں اپنا فرمانبردار بنا لے اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک جماعت کو اپنی اطاعت گزار رکھ اور ہمیں اپنی عبادتیں سکھا اور ہماری توبہ قبول فرما، تو توبہ قبول فرمانے والا اور رحم وکرم کرنے والا ہے۔(البقرۃ 128)

### 6. کیا اسلامک اسکولز اس کمی کو پوری کر سکتے ہیں؟ نہیں!

I. ان کی تعداد ناکافی ہے۔

II. ان کی فیس تمام افراد برداشت نہیں کر سکتے۔

سچر کمیٹی کے بمطابق 100 میں سے 4 بچہ بس مدرسہ کا قصد کرتے ہیں باقی 96 فیصد کی تعلیم وتربیت کا کام ہمیں انہیں مکاتب سے کرنا ہے۔

ہمارے محلے اور بستی کا کوئی بچہ مکتب کی تعلیم سے محروم نہ رہے۔

سارے علماء کا متفقہ فیصلہ ہے کہ مکتب کی تعلیم فرض عین مانی جائے۔

مستقبل میں آنے والے فتنوں رات کی تاریکی کے مانند ہیں اگر ہمارے ان بچوں کے ہاتھ میں تعلیم وتربیت کا روشن چراغ/ مشعل نہ ہو تو ملت تاریکیوں میں ڈوب جائے گی۔

((توجہ کی ضرورت ہے، فرض شناس اساتذہ، فکر مند والدین اور محنتی طالب علم، بہترین نصاب تعلیم))